سوال بابت ٹیلی نار خوشحال بیمہ پیکج

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ Telenor موبائل کمپنی والوں نے خوشحال بیمہ پیکج شروع کیا ہے ، اس کے لیے سب سے پہلے Telenor کمپنی کی سم پر موبائل اکاؤنٹ کھلوانا ہوتا ہے ۔ اس کے بعد لائف بیمہ اور دیگر سہولیات سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے ۔ جس کی تفصیل کمپنی کے بروشر میں اس طرح ہے :

‘‘ اپنے موبائل میں صرف 2000 روپے کا کم ازکم ماہانہ بیلنس برقرار رکھنے پر ایزی پیسہ خوشحال کے کسٹمر حاصل کریں گے فری لائف اور ایکسیڈینٹل بیمہ ۔ آفر کردہ بیمہ آپ کو فسادات اور دہشت گردی کے خطرے سے بھی تحفظ فراہم کرتا ہے ۔ جتنا زیاددہ بیلنس اتنا زیادہ بیمہ ۔ بنا کٹوتی اپنے ایزی پیسہ اکاؤنٹ میں رقم ڈلوائیں یا نکلوائیں ۔ خوشحالہ بیمہ (برائے کسٹمر)ایزی پیسہ موبائل میں 2000یا اس سے زیادہ بیلنس رکھنےھ پر 10لاکھ روپے تک لائف کا بیمہ بالکل مفت، ہر روز مفت 50منٹس، ہر روز مفت 60SMSاور ہر روز 15MBانٹرنیٹ۔ آفر کی تفصیلات اوسطاً ماہانہ بیلنس 2000سے 5000ہزار روپے تھے۔ طبعی موت کی صورت میں 50000ہزار اور حادثاتی موت کی صورت میں 2لاکھ روپے ملیں گے ۔ اور 1001سے 25000ہزار تک ماہانہ بیلنس برقراررکھنے پر طبعی موت کی صورت میں ڈھائی لاکھ اور حادثاتی موت کی صورت میں 5لاکھ روپے ملیں گے۔ اور 25000ہزار سے زیادہ طبعی موت کی صورت میں 5لاکھ اور حادثاتی موت کی صورت میں 10لاکھ روپے ملیں گے ، اور 5سال تک 5ہزار روپے ماہانہ بھی ملیں گے۔ ’’

اب علماء کرام ومفتیان عظام سے قرآن وحدیث کی روشنی میں معلوم یہ کرنا ہے کہ مذکورہ آفر سے فائدہ اٹھانا جائز ہےیا نہیں؟ جبکہ جمع شدہ رقم میں کوئی کٹوتی نہیں ہوتی۔

سائل: عبدالرشید

!

الجواب حامداً ومصلّیاً ومسلّماً

سوال میں مذکور ٹیلی نار کمپنی کے خوشحال بیمہ پیکج کا تمامتر طریقہ کار سود پر مبنی ہے ۔ اس لیے کہ کمپنی کے اکاؤنٹ میں پیسے رکھنے پر کمپنی کی طرف سے باقاعدہ پیشکش کے ساتھ مختلف سہولیات اور بیمہ کی صورت میں زیادتی کی ادائیگی مشروط ہے ، اور قرض پراصل رقم سے زائدکسی بھی قسم کی جو بھی زیاتی مشروط ہو ، وہ سود ہے ۔ اور اس اضافے کو غیر مشروط قرار نہیں دیا جاسکتا ، کیونکہ اس کو غیر مشروط صرف اس وقت کہا جاسکتا ہے ، کہ جب کمپنی کی جانب سے اضافی سہولیات اور بیمہ کی رقم کی عدم ادائیگی کی صورت میں اکاؤنٹ ہولڈر کی جانب سے مطالبہ اور عدالتی کاروائی کا کوئی حق نہ ہو، جبکہ اس صورت میں ایسا نہیں۔نیزکمپنی کی جانب سے باقاعدہ ان سہولیات کی پیشکش کی گئی ہے ، اور اکاؤنٹ میں رقم رکھنے والے کا مقصود ہی کمپنی

کی جانب سے دی جانے والی سہولیات اور مذکورہ بیمہ حاصل کرنا ہوتاہے ، محض اکاؤنٹ میں رقم کو محفوظ رکھنا کسی کا بھی مقصود نہیں ہوتا۔

‘‘بیمۂ زندگی ’’میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب ؒ تحریر فرما ہیں:

> ‘‘چونکہ حوادث کا حال کسی کو معلوم نہیں کہ واقع ہوں گے یا نہیں، اور ہوں گے تو کب اور کس پیمانہ پر، اور اس مبہم اور نامعلوم چیز پر کسی نفع کو معلق کرنا ہی قمار ہے ، جس کو قرآن کریم نے بلفظِ میسر حرام قرار دیا ہے ، بیمہ کا مدار ہی اس نامعلوم اور مبہم نفع کی امید پر ہے ، جو بلا شبہ قمار میں داخل ہے-(صـ۱۸)

نیز لکھتے ہیں:

> تبرع واحسان کی کوئی علامت یہاں موجود نہیں ۔ تبرع واحسان پر کسی کو مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ یہاں عدالتی چارہ جوئی کے ذریعہ جبراً وصول کیا جاسکتا ہے -(صـ۲۰)

مندرجہ بالا تفصیل کے مطابق مذکورہ طریقِ کار پر ٹیلی نار کمپنی کا بیمہ ‘‘قمار ’’ اور ‘‘ربوٰ’’پر مشتمل ہے ،اور اکاؤنٹ میں رقم رکھنے پر مفت منٹ ودیگرمنافع سود ہیں، اور ان کے لیے اکاؤنٹ کھلوانا ناجائز اور حرام ہے۔لہٰذا اس طریقِ کار سے اجتناب لازم ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

بندہ ابوجعفرمحمد مغیرہ کان اللہ لہٗ

دار الافتاء ،جامعہ اشرفیہ ،لاہور

غرۂ ربیع الثانی۱۴۳۷ھ۱۲جنوری۲۰۱۶ء